دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: har 4960 | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | تاریخ: 22-10-2018

قرآن خوانی کے بعد کھانا یا رقم لینا دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ قرآن خوانی کے بعد کھانا اور کبھی مٹھائی، رقم وغیرہ دی جاتی ہے، اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ کیا وہ کھانا کھا سکتے ہیں اور مٹھائی وغیرہ کچھ دیں، تو اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ بیان فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قرآن خوانی کے بعد جو کھانا، مٹھائی یا رقم دی جاتی ہے، اس کی دو صورتیں ہیں۔

(1) پہلی صورت یہ ہے کہ اگر قرآن پڑھنے والوں اور صاحبِ خانہ کے درمیان قرآن خوانی کے عوض کچھ لینا، دینا طے ہوا ہے یا زبانی طور پر تو کچھ طے نہیں ہوا، لیکن قرآن خوانی کے عوض کچھ لینا دینا عام طور پر رائج ہے، جس کی وجہ سے قرآن پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس کے عوض کچھ نہ کچھ ملے گا اور بلوانے والے بھی جانتے ہیں کہ انہیں تلاوتِ قرآن کے عوض کچھ نہ کچھ دینا ہوگا، تو یہ دونوں صورتیں حرام و گناہ ہیں کہ یہ تلاوتِ قرآن پر اجارہ کرنا ہے، جبکہ قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت پر اجارہ اور اس کی اجرت لینا دینا بھی ناجائز ہے۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ نہ زبانی اجرت کی بات ہوئی، نہ ہی اس دی جانے والی چیز کا اجرت ہونا دلالۃً متعین ہے۔ جیسا کہ عام طور پر ہمارے ہاں میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب یا گھر میں خیر و برکت کے لیے قرآن خوانی کروائی جاتی ہے اور اس کے بعد کھانا، شیرنی وغیرہ کا بھی اہتمام ہوتا ہے، لیکن یہ اہتمام تلاوتِ قرآن کے عوض نہیں بلکہ ایصالِ ثواب اور صدقہ کی نیت سے ہوتا ہے اور پھر اس موقع پر موجود و غیر موجود مسلمانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؛ لینے، دینے والے سب اسے نیاز و تبرک کا کھانا سمجھتے ہیں؛ کسی کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا کہ یہ تلاوتِ قرآن کے عوض دیا اور لیا جارہا ہے، اس میں حرج نہیں بلکہ مستحب و مستحسن عمل ہے کہ یہ تلاوتِ قرآن کی اجرت نہیں بلکہ صدقہ و صلہ ہے۔

تلاوتِ قرآن پر اجارہ سے متعلق علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" نصوص المذھب من متون و شروح و فتاوی متفقة علی بطلان الاستئجار علی الطاعات ومنھا التلاوۃ کماسمعت الا ما استثناہ المتاخرون للضرورۃ کالتعلیم و الاذان و الامامة ولا یصح الحاق التلاوۃ المجردۃ بالتعلیم لعدم الضرورۃ اذ لاضرورۃ داعیة الی الاستئجار علیھا بخلاف التعلیم لمافی الزیلعی و کثیر من الکتب لولم یفتح لھم باب التعلیم بالاجر لذھب القرآن فافتوا بجوازہ ورأوہ حسنا۔اھ ولا شک ان المنع من الاستئجار علی التلاوۃ لاھداء ثوابھا الی المستاجر لیس فیه ذھاب القرآن فلایصح قیاسھا علی التعلیم " نصوصِ مذہب یعنی متون، شروح اور فتاویٰ اس بات پر متفق ہیں کہ عبادات کہ جن میں تلاوتِ قرآن بھی شامل ہے جیسا کہ آپ سن چکے، ان پر اجارہ باطل ہے، سوائے ان صورتوں کے کہ جن کا متاخرین نے ضرورت کی بنا پر استثناء فرمایا ہے۔ جیسا کہ تعلیم، اذان اور امامت اور ضرورت متحقق نہ ہونے کی وجہ سے محض تلاوتِ قرآن کو تعلیمِ قرآن کے ساتھ ملحق کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ کوئی ایسی ضرورت کہ جو تلاوتِ قرآن پر اجارہ کی طرف داعی ہو، موجود نہیں، برخلاف تعلیمِ قرآن کے، کیونکہ زیلعی اور کثیر کتب میں مذکور ہے کہ اگر اجرت کے ساتھ تعلیمِ قرآن کا دروازہ نہ کھولا جائے، تو قرآن پاک ضائع ہو جائے گا، تو اس پر فقہاء نے جواز کا فتوی دیا اور اسے پسند فرمایا۔ اھ اور شک نہیں کہ مستاجر کو ثواب ہدیہ کرنے کے لیے تلاوتِ قرآن پر اجارہ سے منع کر دیا جائے، تو اس میں ضیاعِ قرآن کا خطرہ نہیں ہے، لہٰذا اسے تعلیم پر قیاس کرنا درست نہیں۔

(العقود الدریہ، جلد2، صفحہ218، 219، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:" اصل یہ ہے کہ طاعت و عبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیمِ قرآن عظیم و علومِ دین و اذان و امامت و غیرہا معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری و مجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے اور تلاوتِ قرآن عظیم بغرض ایصال ثواب۔۔۔ ضرور منجملہ عبادات و طاعت ہیں، تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام و محذور اور اجارہ جس طرح صریح عقد زبان سے ہوتا ہے، عرفاً شرط معروف و معہود سے بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا، مگر جانتے ہیں کہ دینا ہو گا، وہ سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا، انہوں نے اس طور پر پڑھا، انہوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہو گیا اور اب دو وجہ سے حرام ہوا: ایک تو طاعت پر اجارہ یہ خود حرام، دوسرے اجرت اگر عرفاً معین نہیں، تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔ ای ان الاجارۃ باطلة و علی فرض الانعقاد فاسدۃ فللتحریم وجھان متعاقبان وذلک لما نصوا قاطبة ان المعھود عرفاً کالمشروط

لفظاً۔(یعنی حقیقت میں تو یہ اجارہ باطل ہے، لیکن اگر منعقد فرض کرلیا جائے، تو فاسد ہے، تو یکے بعد دیگرے اس کے حرام ہونے کی دو وجہیں ہیں اور یہ اس لیے کہ تمام فقہاء کی نص ہے کہ عرف میں مشہور و مسلم لفظوں میں مشروط کی طرح ہے۔ مترجم) پس اگر قرار داد کچھ نہ ہو، نہ وہاں لین دین معہود ہوتا ہو، تو بعد کو بطور صلہ و حسن سلوک کچھ دے دینا جائز بلکہ حسن ہوتا، مگر جبکہ اس طریقہ کا وہاں عام رواج ہے، تو صورت ثانیہ میں داخل ہو کر حرام محض ہے۔

(ملخصاً۔فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ486،487، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

تلاوت قرآن پر صراحۃً، دلالۃً کسی طرح سے اجارہ نہ ہو، محض صدقہ و صلہ کے طور پر کچھ لیا، دیا جائے، تو یہ جائز ہے۔ چنانچہ فتاوی اجملیہ میں ہے: "تلاوتِ قرآن کریم پر اجرت لینا اور دینا بالکل ناجائز ہے۔ اسی طرح جس مقام کے عرف میں اس پر لیا دیا جاتا ہے، تو حسبِ دستور تلاوت پر لینا اور دینا بھی ناجائز ہے، **ہاں جہاں نہ ایسا عرف و رواج ہو، نہ دینے والا اور نہ لینے والا بہ نیتِ اجرت لیتے، دیتے ہوں، تو وہاں صدقہ و صلہ ہے، اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں۔**"

(فتاوی اجملیہ، جلد2، صفحہ620، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

12صفر المظفر 1440ھ/22اکتوبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔